2

سیاہ خضاب اور علماء اہل حدیث

حافظ بلال اشرف اعظمی (بورے والا)

سیاہ خضاب لگانے کی ممانعت احادیث مرفوعہ صحیحہ سے ثابت ہے، دو احادیث درج ذیل ہیں:

(۱):...... سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فتح مکہ والے دن (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد گرامی) سیدنا ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں لایا گیا، اس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْئٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ)) ''اس سفیدی کو کسی دوسرے رنگ سے بدل دو، البتہ سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔'' (صحیح مسلم، ح: ۲۱۰۲)

(۲):...... سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَكُوْنُ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ))

''آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو کبوتر کے سینے کی طرح سیاہ خضاب لگائیں گے، یہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔''

(سنن أبی داؤد ح: ٤٢١٢، سنن النسائی، ح: ٥٠٧٨ و سنده صحیح)

ان احادیث کی موجودگی میں کسی دوسری طرف دیکھنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے، اسی لیے بہت سے علماء اہل حدیث نے احادیث کے واضح حکم کو سامنے رکھتے ہوئے سیاہ خضاب لگانے کو ناجائز قرار دیا ہے، چند علماء اہل حدیث کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ مولانا نواب محمد صدیق حسن خاں رحمہ اللہ (م: ۱۸۹۰ء) لکھتے ہیں:

''وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((یکون قوم فی آخر

الـزمـان يـخـضبـون بهذا السواد كحواصل الحمام لا يجدون رائـحة الجنة)) رواه أبو داوٗد والنسائى ، فيه النهى عن خضاب السواد ، والمسألة فيها كلام بسيط ذكره صاحب هداية السائل والـحـق الـحـقيـق بالإتباع ، الإنتهاء من هذه الفعلة الظلماء والبـلية السـوداء ، والإقتـصار على ما ورد فى ذلك من سيد الأنبيـاء وهو الصبغ بالحناء ولكن عمّت بهذا السواد البلية ، وطـابـت لكل رجل ، ولا شك أنه سواد الوجه فى الدارين ، أمـا الـدنيـا فظاهر وأما الآخرة فحرمان من رائحة الجنة و إذا حـرم مـن رائحتها ، فقد حرم منها قطعاً ، وأى حرمان أعظم مـن هـذه الـحـرمـان ، وأى الخذلان أكبر من هذا الخذلان؟ ولاسيما إذا كـان هـذا التسـويد لاغترار البليد من النساء فإنه أشد فى القبح وأدعى الى الوزر“

”سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آخری زمانہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو سیاہ خضاب سے اپنے بال رنگیں گے، جیسے کبوتروں کے سینے ہوتے ہیں، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔“ اس حدیث کو امام ابو داوٗد (سنن أبي داوٗد: ۴۲۱۲) اور امام نسائی (سنن النسائی: ۵۰۷۸) نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث میں سیاہ خضاب کی ممانعت ہے اور اس مسئلہ کے بارہ میں تفصیلی کلام ہے جسے صاحب ”هداية السائل“ نے ذکر کیا ہے اور اتباع کے لائق حق اس تاریک کام اور کالی مصیبت سے رک جانا ہے اور اسی پر اکتفاء کرنا جو اس بارہ میں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور وہ مہندی کے ساتھ رنگنا ہے، لیکن یہ سیاہ رنگ لگانے کی مصیبت عام ہوچکی ہے اور یہ ہر آدمی کو اچھا لگتا ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ دونوں جہانوں میں منہ کو کالا

کرنا ہے، دنیا میں تو ظاہر ہے اور آخرت میں جنت کی خوشبو سے محرومی ہے، جب وہ جنت کی خوشبو سے محروم کر دیا گیا تو یقیناً جنت سے محروم کر دیا گیا، اس محرومی سے زیادہ بڑی کون سی محرومی ہوسکتی ہے اور اس رسوائی سے زیادہ بڑی کون سی رسوائی ہوسکتی ہے؟ خصوصاً جب یہ سیاہ رنگ لگانا بے وقوف عورتوں کو دھوکہ دینے کے لیے ہو، پس بے شک یہ سخت قبیح اور بوجھ (گناہ) کا باعث ہے۔ (الدین الخالص : ٤/ ٣٧٧ ، ٣٧٨)

٢۔ شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ (م:١٩٠٢ء) لکھتے ہیں:

''سیاہ خضاب کرنا درست و جائز نہیں ہے، جیسا کہ حدیث ابوداؤد وغیرہ سے واضح ہوتا ہے، واللہ اُعلم بالصواب'' (فتاویٰ نذیریہ:٣/٣٦٩)

٣۔ صاحب تحفۃ الأحوذی علامہ محمد بن عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ (م:١٩٣٥ء) رقم طراز ہیں:

''فی الواقع سیاہ خضاب کرنا درست و جائز نہیں ہے۔'' (فتاویٰ محدث مبارکپوری، ص:٥٦٧)

نیز سیاہ خضاب کے درست نہ ہونے پر دلائل دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''سنن ابوداؤد (٤٢١٢) میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((یکون قوم یخضبون فی آخر الزمان بالسواد کحواصل الحمام لا یریحون رائحۃ الجنۃ)) یعنی آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی جو سیاہ خضاب کرے گی، جیسے کبوتر کے سینے سیاہ ہوتے ہیں، سو وہ قوم جنت کی بو نہ پائے گی۔'' (فتاویٰ محدث مبارک پوری،ص:٥٦٧)

جبکہ سیاہ خضاب کے جواز کے قائل ایک محترم صاحب علم لکھتے ہیں:''شارحِ ترمذی، علامہ محمد عبدالرحمٰن، مبارک پوری رحمہ اللہ (م:١٣٥٣ھ) فرماتے ہیں:

"فالاستدلال بھذا الحدیث علی کراھۃ الخضب بالسواد لیس بصحیح" ''اس حدیث سے سیاہ خضاب کے مکروہ ہونے کی دلیل لینا

صحیح نہیں۔'' (تحفة الأحوذي : ٣/ ٥٥)

اس حوالے کی حقیقت یہ ہے کہ یہ بات مجوزین نے کہی ہے۔ علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ صرف ناقل ہیں۔ ہمارے محترم صاحبِ علم اسے علامہ مبارک پوری رحمہ اللہ کا قول سمجھ بیٹھے ہیں، حالانکہ ایسا نہیں ہے، یہ عدم توجہ کا شاخسانہ ہے، جس کی اصلاح ضروری ہے۔

نوٹ :...... ہمارے محترم صاحبِ علم نے سنن ابو داؤد کی مذکورہ بالا حدیث کے بارہ میں فتح الباری لابن حجر (۱۰/۴۳۴) سے مشہور محدث امام ابوبکر بن ابو عاصم (م: ۲۸۷ھ) کا درج ذیل قول نقل کیا ہے:

"فإنه لا دلالة فيه على كراهة الخضاب بالسواد، فيه الأخبار عن قوم هذا صفتهم"

''اس حدیث میں سیاہ خضاب کی کراہت پر کوئی دلیل نہیں، اس میں تو ایک قوم کے بارہ میں خبر دی گئی ہے، جن کی نشانی یہ ہوگی۔''

مگر انہوں نے اس قول پر حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا تبصرہ نقل نہیں کیا، مناسب یہی تھا کہ وہ ابن ابو عاصم رحمہ اللہ کے قول پر ابن حجر رحمہ اللہ کا تبصرہ بھی نقل کر دیتے، تاکہ بات واضح ہو جاتی، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بڑے احسن انداز میں ان کے اس قول کی تردید کی ہے کہ یہ قول حدیث پاک کے سیاق سے جو بات متبادر الی الفہم ہے، اس کے خلاف ہے۔ دیکھیں (فتح الباری : ١٠/ ٤٣٤) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے خود سیاہ خضاب کی ممانعت و حرمت پر بطور دلیل اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ دیکھیں (فتح الباری : ٦/ ٤٩٩)

۴۔ مولانا سید محمد شریف گھڑیالوی رحمہ اللہ (م: ۱۹۴۴ء) لکھتے ہیں:

''داڑھی کو رنگنا ثابت ہے، مگر سیاہ رنگ کرنا منع ہے۔'' (رسالہ در مسئلہ ڈاڑھی و مونچھ، ص: ۴۱)

۵۔ جماعت غرباء اہل حدیث کے امام حافظ عبد الستار دہلوی رحمہ اللہ (م: ۱۹۶۶ء) لکھتے ہیں:

''صورت مسئولہ میں واضح باد کہ شرعاً سیاہ خضاب لگانا ناجائز ہے، حدیث کی کئی کتابوں میں ممانعت واضح ہے۔'' (رفع الحجاب عن حکم الخضاب المعروف حرمتِ خضاب، ص: ۳۳)

۶۔ شارح سنن نسائی مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ (م: ۱۹۸۷ء) لکھتے ہیں:
"والأوفق بالنصوص منع الخضب بالسواد البحت، والله أعلم" "اور نصوص کے زیادہ موافق خالص سیاہ خضاب لگانے کی ممانعت ہے۔"

(التعلیقات السلفیة علی سنن النسائی : ۲/ ۲۷۲)

۷۔ محقق شہیر مولانا عبد القادر حصاروی رحمہ اللہ (م:۱۹۸۱ء) لکھتے ہیں:
"سر یا داڑھی کے سفید بالوں پر سیاہ خضاب لگانا حرام ہے، صحیح مسلم (۲/۱۹۹) میں ہے، عن جابر بن عبد الله قال : أتی بأبی قحافة یوم فتح مکة و رأسه کالثغامة بیاضاً، فقال رسول الله ﷺ: ((غیروا هذا بشیء واجتنبوا السواد)) یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جس دن مکہ فتح ہوا ہے، اس دن ابو قحافہ والد بزرگوار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دربار نبوی میں پیش کیا گیا تو ان کا سر اور داڑھی گھاس سفید کی مثل تھے، یعنی سب بال سفید تھے، آنحضرت ﷺ نے حکم فرمایا کہ ان کے بالوں کو کسی چیز (سرخ یا زرد) کے ساتھ رنگ دو، خضاب لگا دو، لیکن بالوں کو سیاہ کرنے سے بچنا ہوگا۔"
اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سیاہ خضاب لگانا حرام ہے۔ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ ویحرم خضابه بالسواد علی الأصح، یعنی اصح مذہب کی رو سے سیاہ خضاب لگانا حرام ہے۔" (فتاویٰ حصاریہ: ۵/۶۰۵)

بلکہ مولانا عبد القادر حصاروی رحمہ اللہ نے سیاہ خضاب کی حرمت پر مستقل کتاب لکھی ہے، جس کا نام "رفع الحجاب عن حکم الخضاب المعروف حرمتِ خضاب" ہے، الحمد للہ یہ کتاب ہمارے پاس موجود ہے۔

۸۔ شیخ العرب والعجم سید بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ (م:۱۹۹۶ء) لکھتے ہیں:
"بالوں کو کالے رنگ کا خضاب کرنا ناجائز اور حرام ہے اور احادیث میں اس کے منع اور اس پر تشدید و تغلیظ وارد ہے۔"

اور پھر شاہ صاحب نے بطور دلیل چھ احادیث نقل کی ہیں۔ دیکھیں (الٰہی عتاب بر سیاہ خضاب، ص:۴ ومابعدہ)

فائدہ:...... یہ سیاہ خضاب کی حرمت پر سید بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ کا مستقل رسالہ ہے، جو کہ مارکیٹ میں دستیاب ہے۔

۹۔ استاذ الحدیث ابو انس محمد یحییٰ گوندلوی رحمہ اللہ (م:۲۰۰۹ء) لکھتے ہیں:

''کئی صحیح حدیثوں میں ہے کہ آپ نے سیاہ رنگ کا خضاب لگانے سے منع فرمایا ہے۔'' دیکھیے صحیح مسلم (۲۱۰۲)۔(صحیح سنن الترمذی، مترجم: ۲/ ۳۹٤)

۱۰۔ صاحب الرحیق المختوم مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ (م:۲۰۰٦ء) لکھتے ہیں:

"ومنهم من قال بكراهة التحريم، وهو أقرب إلى لفظ الحديث"

''اور بعض علماء نے کہا ہے کہ سیاہ خضاب لگانا حرام ہے اور یہ بات حدیث کے الفاظ کے زیادہ قریب ہے۔''(منة المنعم فی شرح صحیح مسلم: ۳/ ٤٠٧)

۱۱۔ استاذ العلماء حافظ عبد المنان نور پوری رحمہ اللہ (م:۲۰۱۲ء) لکھتے ہیں:

''داڑھی اور سر کے سفید بالوں کو سیاہ خضاب لگانا تو منع ہے، جیسا کہ صحیح مسلم (۲۱۰۲) کی مرفوع حدیث سے ثابت ہے۔''(احکام و مسائل: ۲/ ۷٥٧)

۱۲۔ شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی رحمہ اللہ (م:۲۰۲۱ء) لکھتے ہیں:

''خالص سیاہ رنگ سے پرہیز ضروری ہے، ابو قحافہ کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا: جنبوه السواد (اسے سیاہ رنگ سے بچاؤ)۔''(فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ: ۱/۸۱۸)

ایک اشکال اور اس کا حل:

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ، سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سیاہ خضاب لگانا ثابت ہے، دیکھیں (المعجم الكبير للطبرانی: ۳/ ۲۲، صحیح البخاری: ۱/ ٥۳٠، مصنف ابن أبی شیبة: ۸/ ٤۳۷، المستدرك للحاكم: ۳/ ٤٥٤)

لہٰذا سیاہ خضاب جائز ہے۔

حل:

اولاً:...... حافظ بلال اشرف اعظمی ﷾ لکھتے ہیں:

''صحابہ و تابعین کے پیش کردہ حوالہ جات میں کئی احتمالات ہیں، چند ایک درج ذیل ہیں، ان کو ممانعت والی احادیث کا علم نہ ہو یا ان کو خلاف حدیث عمل کے بعد فرمان رسول کا علم ہوا ہو، حافظ ابن حجر ﷫ لکھتے ہیں:

"وفي القصة دليل على أن السنة قد تخفى على بعض أكابر الصحابة ويطلع عليها آحادهم ولهذا لا يلتفت إلى الآراء ولو قويت مع وجود سنة تخالفها، ولا يقال كيف خفي ذا على فلان"

''اس قصے میں یہ دلیل ہے کہ بعض دفعہ بعض اکابر صحابہ سے بھی نبی اکرم ﷺ کی سنت مخفی رہ جاتی ہے اور کچھ دوسرے صحابہ اس سے مطلع ہوجاتے ہیں، لہٰذا سنت کی موجودگی میں مخالفِ سنت آراء کی طرف نہیں دیکھا جائے گا، اگرچہ (ان کا ثبوت) قوی ہو اور یہ نہیں کہا جائے گا کہ فلاں سے یہ بات مخفی کیسے رہ گئی!''

نیز علم ہونے کے بعد کچھ لوگ اسے بھول بھی سکتے ہیں۔

ماہ نامہ ''السنۃ'' (ش: ۲۵، ص ۲۳) میں تحریر ہے:

''ہمارے بعض بھائی فہم سلف کا انکار کرنے کے لیے اکثر صحابہ کرام ﷺ کے لیے ایسے تفردات پیش کرتے ہیں، جن کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان صحابہ کرام ﷺ تک اس بارے میں کوئی حدیث پہنچی ہی نہیں ہوتی اور وہ اپنے اجتہاد پر عمل کر رہے ہوتے ہیں، ایسے لوگوں سے عرض ہے کہ وہ اپنے اعتراض کو قابل التفات بنانے کے لیے یہ ثابت کیا کریں کہ ایسے تفرد والے صحابی تک وہ حدیث پہنچی بھی ہے۔''

کیا آپ اپنے پیش کردہ صحابہ و تابعین کے حوالہ جات میں ثابت کر سکتے ہیں کہ ان

تک سیاہ خضاب سے ممانعت والی احادیث پہنچی تھیں، اگر آپ یہ ثابت نہیں کر سکتے تو اپنی تحریر کی رو سے آپ کا صحابہ وتابعین کے حوالے پیش کرنا غلط ہے۔ تفکر ولا تعجل (ہفت روزہ الاعتصام، لاہور، ۲۹ اگست تا ۴ ستمبر ۲۰۱۴ء، ص ۲۲، ۲۳)

ثانیاً :......ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل احادیث مرفوعہ صحیحہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

☆ شیخ الاسلام امام ابن قیم رحمہ اللہ (م:۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

"ولو ثبت فلا قول لأحد مع رسول اللہ ﷺ و سنة أحق بالإتباع ولا خالفها من خالفها"

"اگر (سیاہ خضاب لگانا) صحابہ سے ثابت بھی ہوجائے تو بھی رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے بعد کسی کا قول حجت اور دلیل نہیں اور آپ ﷺ کی سنت ہی تابع داری کی زیادہ حق دار ہے، خواہ کوئی بھی اس کے خلاف عمل کرے۔" (تہذیب السنن: ۶/۱۰۴)

☆ مولانا عبدالقادر حصاروی رحمہ اللہ (م:۱۹۸۱ء) لکھتے ہیں:

"اگر افعال و اقوال صحابہ کو حجت تسلیم کیا جائے تو پھر دلائل شرعیہ میں ترتیب ہے کہ صحابہ کے اقوال و افعال اس وقت حجت ہیں جب احادیث مرفوعہ صحیحہ کے خلاف نہ ہوں، اگر خلاف ہوں تو پھر حجت نہیں۔" (رفع الحجاب عن حکم الخضاب المعروف حرمتِ خضاب، ص ۴۳)

مفسر ومحدث حافظ عبدالسلام بن محمد بھٹوی حفظہ اللہ لکھتے ہیں:

"اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مقابلے میں کسی کی بات کی کوئی حیثیت نہیں، خواہ وہ تمام صحابہ سے زیادہ فقیہ اور آپ کے ساتھ رہنے والا ہو، کیونکہ ہمیں حکم رسول ﷺ کی اطاعت اور آپ کے اتباع کا ہے، کسی اور کا نہیں۔"

(فتح السلام بشرح صحیح البخاری الامام: ۱/ ۷۵۹)

وہ کون سا فہم سلف ہے جو شیخ الاسلام امام ابن قیم رحمہ اللہ اور دیگر علماء اہل حدیث کو سمجھ نہیں آیا اور ہمارے بعض محترم علماء کو سمجھ آ گیا ہے، درحقیقت فہم سلف یہی ہے کہ مرفوع حدیث کے خلاف کسی کا قول و عمل قابل قبول نہیں ہے۔

یہ بات درست ہے کہ قرآن و حدیث کا وہی فہم معتبر ہے جو سلف صالحین سے لیا جائے، لیکن خیال رہے کہ سلف صالحین کسی حدیث کا معنی ومفہوم بیان کریں، یہ بات الگ ہے اور سلف صالحین میں سے بعض کا عمل حدیث کے خلاف آ جائے، یہ مسئلہ الگ ہے، بينهما بون بعيد۔

ثالثاً: ......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سیاہ خضاب کا رجحان نہیں تھا، بلکہ وہ زرد رنگ اور مہندی اور کتم کو ملا کر (سرخی اور سیاہی کا درمیانی رنگ کا) خضاب لگاتے تھے، فضیلۃ الشیخ حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ رقم طراز ہیں:

"جلیل القدر تابعی امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے نبی کریم ﷺ کے دو سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے۔" (السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۱/ ۵۹، وسنده حسن)

خالد بن ابی ایوب حسن الحدیث ہیں، انہیں ابن حبان نے ثقہ کہا اور ابن خزیمہ، حاکم اور ذہبی نے ان کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) انہوں نے عہد صحابہ میں جو مشاہدہ کیا اس کی روشنی میں فرماتے ہیں: "هو مما أحدث الناس، قد رأيت نفراً من أصحاب رسول الله ﷺ فما رأيت أحدا منهم يختضب بالوسمة ما كانوا يخضبون إلا بالحناء والكتم وهذه الصفرة" "لوگوں نے یہ نیا طریقہ اختیار کر لیا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت دیکھی ہے ان میں سے کوئی بھی سیاہ خضاب نہیں لگاتا تھا۔ وہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) تو صرف مہندی اور کتم (کو باہم ملا کر) اور اس زرد رنگ سے خضاب لگاتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ: ۸/ ۴۳۸ ح ۲۵۵۱۶ وسندہ صحیح)۔ (ماہنامہ اشاعۃ الحدیث، حضرو، جلد: ۱۲، شمارہ: ۲، ص ۲۹، ۳۰)